خطبہ جمعۃ المبارک

- ☆ قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے استدلال
- ☆ ضعیف اور موضوع روایات اور قصے کہانیوں سے چھٹکارا
- ☆ اگر آپ خطیب ہیں تو استفادہ کر سکتے ہیں۔
- ☆ اگر آپ مسجد کی انتظامیہ یا مسجد کے نمازی ہیں تو اپنے خطیب صاحب کو اس کا پرنٹ نکال دیں یا موبائل واٹس اَپ پر فارورڈ کر دیں۔

جزاکم اللہ خیراً: محمد زبیر عقیل (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

0300-8450426

خطبہ نمبر 49:

رسول اللہ کا دیہاتیوں سے حسن معاشرت

﴿إِنَّ الحَمْدَ لِلَّهِ نَحمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَن يَهْدِهِ اللَّهُ فلا مُضِلَّ له، وَمَن يُضْلِلْ فلا هَادِيَ له، وَأَشْهَدُ أَنْ لا إلَهَ إلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ له، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسولُهُ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَارِجَالاً كَثِيرًا وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا، يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلا سَدِيدًا، يُصْلِحْ

لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا، أما بعدُ فإنَّ خيرَ الحديثِ كتابُ اللّٰهِ وخيرَ الهدي هديُ محمدٍ ﷺ وشرَّ الأمورِ محدثاتُها وكلَّ بدعةٍ ضلالةٌ وكلُّ ضلالةٍ في النارِ.﴾

ابتدائیہ: سکول کالج اور یونیورسٹی کے استاد کے سامنے ایک ہی لیول کے پڑھے لکھے طلباء موجود ہوتے ہیں۔لیکن اصل امتحان تو اس استاد کا ہے جس کے سامنے مختلف لیول کے شاگرد ہوں۔کوئی چھوٹی عمر کے کوئی ادھیڑ عمر۔کوئی پڑھے ہوئے بالکل گنوار دیہاتی اور کوئی کچی پکی کے طالب علم۔ نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کے ملے جلے شاگرد ملے، پڑھے لکھے ان پڑھ چھوٹے بڑے شہری اور دیہاتی،تو آپ ﷺ نے ان کی ایسی بہترین تربیت کی کہ وہ اس دور کی ترقی یافتہ قوموں کے امام بن گئے۔ذیل میں ہم صرف ان اصحاب کا تذکرہ کرتے ہیں جو دیہاتی اور ان پڑھ تھے اور اوران کے اعمال بھی بالکل دیہاتیوں والے تھے لیکن نبی کریم ﷺ ان سے بھی اچھا اور بہترین برتاؤ کیا۔

سورۃ توبہ آیت نمبر 97 تا 99 میں ہے:

اَعُوذُ بِاللّٰه مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

﴿اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّ نِفَاقًا وَّ اَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۹۷﴾

”گنوار لوگ کفر اور نفاق میں بہت سخت ہیں اور اس قابل ہیں کہ ان احکام سے واقف نہ ہوں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں، اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔“

﴿وَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّ يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۹۸﴾

”اور بعض گنوار ایسے ہیں کہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تم پر زمانہ کی گردشوں کا انتظار کرتے ہیں، انہیں پر بری گردش آئے، اور اللہ سننے والا

جاننے والا ہے۔“

﴿وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۹﴾﴾

”اور بعضے گنوار ایسے ہیں کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کے نزدیک ہونے اور پیغمبر کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں، خبردار! بے شک وہ ان کے لیے نزدیکی کا سبب ہے، عنقریب انہیں اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے گا، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

☆ وضاحت: ان آیات میں عمومی طور پر دیہاتیوں کی سخت طبیعت اور معاملات میں شدت کا بتایا گیا ہے اور ساتھ یہ بھی بیان ہے کہ وہ سارے سخت طبیعت نہیں ہوتے بلکہ ان میں بہترین ایمان والے بھی ہوتے ہیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ کو امیین (ان پڑھوں) میں مبعوث کیا گیا جنہیں آپ ﷺ نے بہترین ترتیب سے قوموں کے امام بنا دیا۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 1913 میں ہے:

﴿إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لا نَكْتُبُ ولَا نَحْسُبُ، الشَّهْرُ هَكَذَا وهَكَذَا. يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وعِشْرِينَ، ومَرَّةً ثَلَاثِينَ.﴾

”نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہم ایک بے پڑھی لکھی قوم ہیں نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب کرنا۔ مہینہ یوں ہے اور یوں ہے۔ آپ کی مراد ایک مرتبہ انتیس (دنوں سے) تھی اور ایک مرتبہ تیس سے۔ (آپ ﷺ نے دسوں انگلیوں سے تین بار بتلایا)۔

☆ صحیح مسلم میں اس روایت کے درج ذیل الفاظ ہیں۔

صحیح مسلم حدیث نمبر 1080/2506 میں ہے:

﴿إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لا نَكْتُبُ ولا نَحْسُبُ، الشَّهْرُ هَكَذا وهَكَذا

وهكَذا وعَقَدَ الإبْهامَ في الثَّالِثَةِ والشَّهْرُ هكَذا، وهكَذا، وهكَذا يَعْنِي تَمامَ ثَلاثِينَ.﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ اس طرح، اس طرح، اور اس طرح ہوتا ہے'' اور تیسری دفعہ اپنا انگوٹھا بند کرلیا۔ (اشارے سے انتیس 29 کی گنتی بتائی۔)''

☆رسول اللہ ﷺ نے امیین کو تزکیہ اور تعلیم سے مزین فرمایا:

سورۃ الجمعۃ آیت نمبر 2 میں ہے:

﴿هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

''وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، اور بے شک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔''

☆مشہور واقعہ کہ جس دیہاتی نے آکر مسجد نبوی میں پیشاب کر دیا نبی کریم ﷺ نے اسے ڈانٹا نہیں بلکہ پیار سے بہترین تربیت کی۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 220 میں ہے:

﴿أنَّ أبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قالَ: قَامَ أعْرَابِيٌّ فَبَالَ في المَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ، فَقالَ لهمُ النبيُّ ﷺ: دَعُوهُ وهَرِيقُوا علَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِن مَاءٍ، أوْ ذَنُوبًا مِن مَاءٍ، فإنَّما بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ، ولَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ.﴾

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ تو لوگ اس پر جھپٹنے لگے۔ (یہ دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا بھرا ہوا ڈول یا کچھ کم بھرا ہوا ڈول بہا دو۔ کیونکہ تم نرمی کے لیے بھیجے گئے ہو، سختی کے لیے نہیں۔''

☆ صحیح مسلم میں اس واقعہ کا مزید بیان۔

صحیح مسلم حدیث نمبر 285/661 میں ہے:

﴿ثُمَّ إنَّ رَسولَ اللّٰهِ ﷺ دَعاهُ فقالَ له: إنَّ هذِه المَساجِدَ لا تَصْلُحُ لِشيءٍ مِن هذا البَوْلِ، ولا القَذَرِ إنَّما هي لِذِكْرِ اللّٰهِ عزَّ وجلَّ، والصَّلاةِ وقِراءَةِ القُرْآنِ، أوْ كما قالَ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ قالَ: فأمَرَ رَجُلًا مِنَ القَوْمِ فَجاءَ بدَلْوٍ مِن ماءٍ فَشَنَّهُ عليه.﴾

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: ہم مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران میں ایک بدوی آیا اور اس نے کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے کہا: کیا کر رہے ہو؟ کیا کر رہے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے (درمیان میں) مت روکو، اسے چھوڑ دو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے چھوڑ دیا حتی کہ اس نے پیشاب کر لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ''یہ مساجد اس طرح پیشاب یا کسی اور گندگی کے لیے نہیں ہیں، یہ تو بس اللہ تعالیٰ کے ذکر نماز اور تلاوت قرآن کے لیے ہیں۔'' یا جو (بھی) الفاظ رسول اللہ ﷺ نے فرمائے۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر آپ نے لوگوں میں سے ایک آدمی کو حکم دیا، وہ پانی کا ڈول لایا اور اسے اس پر بہا دیا۔''

☆ جس بدوی نے سختی سے چادر کھینچی اسے کچھ بھی نہ کہا۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 3149 میں ہے:

﴿الراوي: أنس بن مالك كُنْتُ أَمْشِي مع النبيِّ ﷺ وعليه بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الحَاشِيَةِ، فأدْرَكَهُ أعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً، حتَّى نَظَرْتُ إلى صَفْحَةِ عَاتِقِ النبيِّ ﷺ

قَدْ أَثَّرَتْ به حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِن شِدَّةِ جَذْبَتِهِ، ثُمَّ قالَ: مُرْ لي مِن مَالِ اللَّهِ الذي عِنْدَك، فَالْتَفَتَ إلَيْهِ فَضَحِكَ، ثُمَّ أَمَرَ له بعَطَاءٍ.﴾

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نجران کی بنی ہوئی چوڑے حاشیہ کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک دیہاتی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا اور زور سے آپ کو کھینچا، میں نے آپ کے شانے کو دیکھا، اس پر چادر کے کونے کا نشان پڑ گیا، ایسا کھینچا۔ پھر کہنے لگا۔ اللہ کا مال جو آپ کے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھ کو دلا یئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس دیئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دینے کا حکم فرمایا۔''

☆ اللہ کی وسیع رحمت کو محدود نہ کرو۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 6010 میں ہے:

﴿قَامَ رَسولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم في صَلَاةٍ وقُمْنَا معهُ، فَقَالَ أعْرَابِيٌّ وهو في الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي ومُحَمَّدًا، ولَا تَرْحَمْ معنَا أحَدًا. فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبيُّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِلأَعْرَابِيِّ: لقَدْ حَجَّرْتَ واسِعًا! يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ.﴾

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ نماز پڑھتے ہی ایک دیہاتی نے کہا: اے اللہ! مجھ پر رحم کر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو دیہاتی سے فرمایا کہ تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا آپ کی مراد اللہ کی رحمت سے تھی۔''

☆ بدوی کو سمجھا دیا کہ بچوں سے محبت کرنا دلوں میں رحمت کی نشانی ہے۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 5998 میں ہے:

﴿الراوي: عائشة أم المؤمنين. جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إلى النَّبيِّ ﷺ فقَالَ: تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ؟ فَما نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ النَّبيُّ ﷺ: أوَأَمْلِكُ لكَ أنْ نَزَعَ اللَّهُ مِن قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ!﴾

''ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں، ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے تمہارے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میں کیا کرسکتا ہوں۔''

☆ **بدوی کی بدکلامی پر نبی کریم ﷺ کو غصہ آیا مگر آپ ﷺ نے اس سے درگزر فرمایا۔**

صحیح البخاری حدیث نمبر 4328 میں ہے:

﴿الراوي: أبو موسىٰ الأشعري رضي الله عنه كُنْتُ عِنْدَ النَّبيِّ ﷺ وهو نَازِلٌ بالجِعْرَانَةِ بيْنَ مَكَّةَ والمَدِينَةِ، ومعهُ بلَالٌ، فأتَى النَّبيَّ ﷺ أعْرَابِيٌّ. فقَالَ: ألَا تُنْجِزُ لي ما وعَدْتَنِي؟ فَقالَ له: أبْشِرْ، فَقالَ: قدْ أكْثَرْتَ عَلَيَّ مِن "أبْشِرْ"، فأقْبَلَ علَى أبِي مُوسَى وبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الغَضْبَانِ، فَقالَ: رَدَّ البُشْرَى، فَاقْبَلَا أنْتُما، قالَا: قَبِلْنَا، ثُمَّ دَعَا بقَدَحٍ فيه مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ ووَجْهَهُ فيه ومَجَّ فِيهِ، ثُمَّ قالَ: اشْرَبَا منه، وأَفْرِغَا علَى وُجُوهِكُما ونُحُورِكُما وأَبْشِرَا. فأخَذَا القَدَحَ فَفَعَلَا، فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِن ورَاءِ السِّتْرِ:أنْ أفْضِلَا لِأُمِّكُمَا، فأفْضَلَا لَهَا منه طَائِفَةً.﴾

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے قریب ہی تھا جب آپ جعرانہ سے، جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ایک مقام ہے اتر رہے تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ اسی دوران میں نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بدوی آیا اور کہنے لگا کہ آپ نے جو مجھ سے وعدہ کیا ہے

وہ پورا کیوں نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو۔ اس پر وہ بدوی بولا بشارت تو آپ مجھے بہت دے چکے پھر آپ ﷺ نے چہرہ مبارک ابوموسیٰ اور بلال کی طرف پھیرا، آپ بہت غصے میں معلوم ہو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اس نے بشارت واپس کر دی اب تم دونوں اسے قبول کر لو۔ ان دونوں حضرات نے عرض کیا کہ ہم نے قبول کیا۔ پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا اور اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو اس میں دھویا اور اسی میں کلی کی اور (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ ہر دو سے) فرمایا کہ اس کا پانی پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر اسے ڈال لو اور بشارت حاصل کرو۔ ان دونوں نے پیالہ لے لیا اور ہدایت کے مطابق عمل کیا۔ پردہ کے پیچھے سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی کہا اپنی ماں کے لیے بھی کچھ چھوڑ دینا۔ چنانچہ ان دونوں نے ان کے لیے ایک حصہ چھوڑ دیا۔''

☆ بدکلام شخص کو صحابہ کرام سبق سکھا سکتے تھے مگر نبی کریم ﷺ نے کمال بردباری کا مظاہرہ فرمایا۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 2606 میں ہے:

﴿الراوي: أبو هريرة رضي الله عنه. كانَ لِرَجُلٍ علَى رَسولِ اللَّهِ ﷺ دَيْنٌ، فَهَمَّ به أصْحَابُهُ، فَقالَ: دَعُوهُ، فإنَّ لِصَاحِبِ الحَقِّ مَقَالًا، وقالَ: اشْتَرُوا له سِنًّا، فأعْطُوهَا إيَّاهُ، فَقالوا: إنَّا لانَجِدُ سِنًّا إلَّا سِنًّا هي أفْضَلُ مِن سِنِّهِ، قالَ: فَاشْتَرُوهَا، فأعْطُوهَا إيَّاهُ، فإنَّ مِن خَيْرِكُمْ أحْسَنَكُمْ قَضَاءً.﴾

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص کا رسول اللہ ﷺ پر قرض تھا (اس نے سختی کے ساتھ تقاضا کیا) تو صحابہ اس کی طرف بڑھے۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، حق والے کو کچھ نہ کچھ کہنے کی گنجائش ہوتی ہی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لیے ایک اونٹ اسی کے اونٹ کی عمر کا خرید کر اسے دے دو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اس سے اچھی عمر کا ہی اونٹ مل رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسی

کو خرید کر دے دو کہ تم میں سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو قرض کے ادا کرنے میں سب سے اچھا ہو۔''

☆ دیہاتی نبی کریم ﷺ کے حسن سلوک پر عش عش کر اٹھا۔

صحیح مسلم حدیث نمبر 2312/5020 میں ہے:

الراوي: أنس بن مالك. أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ غَنَمًا بيْنَ جَبَلَيْنِ، فأعْطَاهُ إيَّاهُ، (قيل: إنَّه أحدُ الأعرابِ، ويُقالُ: إنَّه صَفوانُ بنُ أُمَيَّةَ قبْلَ أنْ يُسلِمَ) فأتَى قَوْمَهُ فَقالَ: أَيْ قَوْمِ، أَسْلِمُوا، فَوَاللَّهِ إنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً ما يَخَافُ الفَقْرَ. فَقالَ أَنَسٌ: إنْ كانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ ما يُرِيدُ إلَّا الدُّنْيَا، فَما يُسْلِمُ حتَّى يَكونَ الإسْلَامُ أَحَبَّ إلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَما عَلَيْهَا.

حضرت موسیٰ بن انس رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے اسلام (لانے) پر جو بھی چیز طلب کی جاتی آپ وہ عطا فرما دیتے، کہا: ایک شخص آپ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے دو پہاڑوں کے درمیان (چرنے والی) بکریاں اسے دے دیں، وہ شخص اپنی قوم کی طرف واپس گیا اور کہنے لگا: میری قوم! مسلمان ہو جاؤ، بلاشبہ محمد ﷺ اتنا عطا کرتے ہیں کہ فقر و فاقہ کا اندیشہ تک نہیں رکھتے۔''

☆ بدو کی سخت بدکلامی اور نبی کریم ﷺ کا کمال صبر۔

صحیح مسلم حدیث نمبر 1062/2447، صحیح البخاری مختصر 3405 میں ہے:

لَمَّا كانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ رَسولُ اللَّهِ ﷺ نَاسًا في القِسْمَةِ، فأعْطَى الأقْرَعَ بنَ حَابِسٍ مِئَةً مِنَ الإبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذلكَ، وَأَعْطَى أُنَاسًا مِن أَشْرَافِ العَرَبِ، وَآثَرَهُمْ يَومَئذٍ في القِسْمَةِ، فَقالَ رَجُلٌ: وَاللَّهِ، إنَّ هذِه لَقِسْمَةٌ ما عُدِلَ فِيهَا وَما أُرِيدَ فِيهَا وَجْهُ اللَّهِ، قالَ: فَقُلتُ: وَاللَّهِ،

لَأُخْبِرَنَّ رَسولَ اللّٰهِ ﷺ، قالَ: فأتَيْتُهُ فأخْبَرْتُهُ بما قالَ، قالَ: فتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حتَّى كانَ كَالصِّرْفِ، ثُمَّ قالَ: فمَن يَعْدِلُ إنْ لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسولُهُ، قالَ: ثُمَّ قالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسَى، قدْ أُوذِيَ بأَكْثَرَ مِن هذا فَصَبَرَ﴾

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب حنین کی جنگ ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو (مال غنیمت کی) تقسیم میں ترجیح دی۔ آپ نے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سو اونٹ دیے، عیینہ کو بھی اتنے ہی (اونٹ) دیے اور عرب کے دوسرے اشراف کو بھی عطا کیا اور اس دن (مال غنیمت کی) تقسیم میں ان کو ترجیح دی۔ ایک آدمی کہنے لگا: اللہ کی قسم! اس تقسیم میں نہ عدل کیا گیا اور نہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ کہا: میں نے (دل میں) کہا: اللہ کی قسم! میں (اس بات سے) رسول اللہ ﷺ کو ضرور آگاہ کروں گا، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی جو اس نے کہی تھی۔ (غصے سے) آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہوا یہاں تک کہ وہ سرخ رنگ کی طرح ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا: ''اگر اللہ اور اس کا رسول عدل نہیں کریں گے تو پھر کون عدل کرے گا!'' پھر آپ نے فرمایا: ''اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے! انھیں اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی تو انھوں نے صبر کیا۔''

☆ دیہاتیوں کی بدتہذیبی کی انتہا اور نبی کریم ﷺ کی شفقت کا کمال مظاہرہ۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 2821 میں ہے:

﴿الراوي: جبير بن مطعم أنَّهُ بيْنَما هو يَسِيرُ مع رَسولِ اللّٰهِ ﷺ ومعهُ النَّاسُ مَقْفَلَهُ مِن حُنَيْنٍ، فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ حتَّى اضْطَرُّوهُ إلى سَمُرَةٍ، (مسند أحمد عَلِقَتْ رَسولَ اللّٰهِ ﷺ الأعرابُ يَسألونَهُ حتى اضطَرُّوهُ إلى سَمُرةٍ، فخطِفَتْ رِداءَهُ،) فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ، فَوَقَفَ النبيُّ

ﷺ، فَقَالَ: أعْطُونِي رِدَائِي، لو كانَ لي عَدَدُ هذِه العِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بيْنَكُمْ، ثُمَّ لا تَجِدُونِي بَخِيلًا، ولَا كَذُوبًا، ولَا جَبَانًا.﴾

''جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے، آپ کے ساتھ اور بہت سے صحابہ بھی تھے۔ وادی حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ کچھ (بدو) لوگ آپ ﷺ سے لپٹ گئے۔ بالآخر آپ کو مجبوراً ایک ببول کے درخت کے پاس جانا پڑا۔ وہاں آپ کی چادر مبارک ببول کے کانٹے میں الجھ گئی تو ان لوگوں نے اسے لے لیا (تاکہ جب آپ ﷺ انہیں کچھ عنایت فرمائیں تو چادر واپس کریں) آپ ﷺ وہاں کھڑے ہو گئے اور فرمایا میری چادر مجھے دے دو' اگر میرے پاس درخت کے کانٹوں جتنے بھی اونٹ بکریاں ہوتیں تو میں تم میں تقسیم کر دیتا' مجھے تم بخیل نہیں پاؤ گے اور نہ جھوٹا اور نہ بزدل پاؤ گے۔''

☆غربت اور فقر و فاقہ کے مارے دیہاتیوں کے ساتھ تعاون کی بے مثال کہانی۔

صحیح مسلم حدیث نمبر 1017 / 2351 میں ہے:

﴿الراوي: جرير بن عبدالله. كُنَّا عِنْدَ رَسولِ اللَّهِ ﷺ في صَدْرِ النَّهَارِ، قالَ: فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ، مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ العَبَاءِ، مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ، عَامَّتُهُمْ مِن مُضَرَ، بَلْ كُلُّهُمْ مِن مُضَرَ، فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسولِ اللَّهِ ﷺ لِما رَأَى بهِمْ مِنَ الفَاقَةِ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ، فأمَرَ بلَالًا فأذَّنَ وَأَقَامَ، فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقالَ: {يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ} إلى آخِرِ الآيَةِ {إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا} [النساء: 1]، وَالآيَةَ الَّتي في الحَشْرِ: {اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ} [الحشر: 18]،

تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِن دِينَارِهِ، مِن دِرْهَمِهِ، مِن ثَوْبِهِ، مِن صَاعِ بُرِّهِ، مِن صَاعِ تَمْرِهِ، حتَّى قالَ: ولو بشِقِّ تَمْرَةٍ، قالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأنْصَارِ بصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا، بَلْ قدْ عَجَزَتْ، قالَ: ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ، حتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِن طَعَامٍ وَثِيَابٍ، حتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسولِ اللَّهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ كَأنَّهُ مُذْهَبَةٌ، فَقالَ رَسولُ اللَّهِ ﷺ: مَن سَنَّ في الإسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَن عَمِلَ بهَا بَعْدَهُ، مِن غيرِ أَنْ يَنْقُصَ مِن أُجُورِهِمْ شَيءٌ، وَمَن سَنَّ في الإسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، كانَ عليه وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَن عَمِلَ بهَا مِن بَعْدِهِ، مِن غيرِ أَنْ يَنْقُصَ مِن أَوْزَارِهِمْ شَيءٌ. [وفي رِوايةٍ]: كُنَّا عِنْدَ رَسولِ اللَّهِ ﷺ صَدْرَ النَّهَارِ... بِمِثْلِهِ. وفيه: قالَ: ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ خَطَبَ. [وفي رِوايةٍ]: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النبيِّ ﷺ، فأتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ... وَسَاقُوا الحَدِيثَ بقِصَّتِهِ، وَفِيهِ: فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ صَعِدَ مِنْبَرًا صَغِيرًا، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عليه، ثُمَّ قالَ: أَمَّا بَعْدُ، فإنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ في كِتَابِهِ: {يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ} الآيَةَ. [وفي رواية]: جَاءَ نَاسٌ مِنَ الأعْرَابِ إلى رَسولِ اللَّهِ ﷺ، عليهمِ الصُّوفُ، فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ، فَذَكَرَ بمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.﴾

''منذر بن جریر نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم دن کے ابتدائی حصے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کے پاس کچھ لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن، سوراخ کر کے اون کی دھاری دار چادریں یا عبائیں گلے میں ڈالے اور تلواریں لٹکائے ہوئے آئے۔ ان میں سے اکثر بلکہ سب کے سب مضر

قبیلے سے تھے۔ان کی فاقہ زدگی کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کا رخ انور غمزدہ ہو گیا، آپ اندر تشریف لے گئے، پھر باہر نکلے تو بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انھوں نے اذان دی اور اقامت کہی، آپ نے نماز ادا کی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا: ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا......'' آیت کے آخر تک ''بے شک اللہ تم پر نگران ہے۔'' اور وہ آیت جو سورۃ حشر میں ہے: ''اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔'' (پھر فرمایا) آدمی پر لازم ہے کہ وہ اپنے دینار سے، اپنے درہم سے، اپنے کپڑے سے، اپنی گندم کے ایک صاع سے، اپنی کھجور کے ایک صاع سے......حتیٰ کہ آپ نے فرمایا:...... چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے، صدقہ کرے۔'' (جریر نے) کہا: تو انصار میں سے ایک آدمی ایک تھیلی لایا، اس کی ہتھیلی اس (کو اٹھانے) سے عاجز آنے لگی تھی بلکہ عاجز آ گئی تھی، کہا: پھر لوگ ایک دوسرے کے پیچھے آنے لگے یہاں تک کہ میں نے کھانے اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے، حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک دیکھا، وہ اس طرح دمک رہا تھا جیسے اس پر سونا چڑھا ہوا ہو، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا تو اس کے لیے اس کا (اپنا بھی) اجر ہے اور ان کے جیسا اجر بھی جنھوں نے اس کے بعد اس (طریقے) پر عمل کیا، اس کے بغیر کہ ان کے اجر میں کوئی کمی ہو، اور جس نے اسلام میں کسی برے طریقے کی ابتدا کی اس کا بوجھ اسی پر ہے اور ان کا بوجھ بھی، جنھوں نے اس کے بعد اس پر عمل کیا، اس کے بغیر کہ ان کے بوجھ میں کوئی کمی ہو۔''

☆ **کیسے کیسے دیہاتی اور کیسے بہترین معلم، ﷺ۔**

الترغيب والترهيب. حسنه الألباني. أبو داؤد 832

﴿قال أعرابيٌّ يا رسولَ اللّٰهِ ﷺ إني قد عالجتُ القرآنَ فلم أستطِعْه فعلِّمْني شيئًا يُجزءُ من القرآنِ ؟ قل: (سبحان

اللّٰهِ، والحمدُ للّٰه، ولا إله إلا اللّٰهُ، واللّٰهُ أكبرُ) . فقالها، وأمسكَها بأصبعِه، فقال: يا رسولَ اللّٰهِ ﷺ! هذا لربي، فما لي؟ قال: تقول: اللّٰهمَّ اغفِرْ لي، وارْحمني، وعافني، وارزُقني، وأحسبُه قال: - واهدِني . ومضى الأعرابيُّ، فقال رسولُ اللّٰهِ: ذهب الأعرابيُّ وقد ملأ يدَيه خيرًا.﴾

''حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں قرآن میں سے کچھ نہیں پڑھ سکتا، اس لیے آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجیے جو اس کے بدلے مجھے کفایت کرے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم (سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا إله إلا اللّٰه واللّٰه أكبر ولا حول ولا قوة إلا باللّٰه) کہا کرو''، اس نے پھر عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ تو اللہ کی تعریف ہوئی، میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کہا کرو (اللّٰهم ارحمني وارزقني وعافني واهدني.)'' اے پروردگار! مجھ پر رحم فرما، مجھے روزی دے، مجھے عافیت دے اور مجھ کو ہدایت دے''، جب وہ شخص کھڑا ہوا تو اس نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے تو اپنا ہاتھ خیر سے بھر لیا۔''

☆☆☆